سوال

(261) بینک سے مالی معاملات کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست کی پراپرٹی کروڑوں روپے مالیت کی ہے لیکن وہ مستقبل میں اس کے مصرف میں نہیں آسکتی، وہ اسے فروخت کرنا چاہتا ہے لیکن جب بھی کسی سے اس زمین کی فروخت کا معاملہ شروع کیا جاتا ہے تو والدین درمیان میں حائل ہو جاتے ہیں، کیا وہ اس زمین کے عوض بنک سے قرضہ لے سکتا ہے، جبکہ اس کا قرض کی ادائیگی کا کوئی پروگرام نہیں بلکہ اس کی نیت ہے کہ نا دہندہ ہونے کی صورت میں بنک خود ہی اسے فروخت کرنے کا مجاز ہوگا، کیا ایسا کرنا جائز ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں میرے دوست کی راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آدمی جس چیز کا مالک ہو وہ اس میں تصرف کرنے کا مختار ہے، اسے فروخت کرے یا کسی کو ہبہ کر دے، کسی کو درمیان میں حائل نہیں ہونا چاہیے، لیکن والدین اپنی اولاد کے خیر خواہ ہوتے ہیں، ان کی صوابدیدی رائے کو یوں ہی رد نہیں کیا جا سکتا، لڑکے کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ بیٹھے اور ان سے مشاورت کرے، انہیں قائل کرے کہ مستقبل قریب میں یہ پراپرٹی میرے کسی کام نہیں آسکتی، اگر اسے فروخت کر دیا جائے تو حاصل ہونے والی رقم سے کاروبار کیا جا سکتا ہے اور اس سے نفع حاصل ہونے کی امید بھی کی جا سکتی ہے۔ بہر حال والدین کو قائل کیا جا سکتا ہے، یہ مسئلہ کوئی ایسا نہیں ہے جو حل نہ ہو سکے۔ اگر والدین اس پر آمادہ نہ ہوں تو ان کے موقف پر ٹھنڈے دل سے غور کر لیا جائے، اگر اسے فروخت کیے بغیر کوئی اور چارہ نہیں ہے تو کسی بھی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے اسے فروخت کیا جا سکتا ہے، امید ہے کہ یہ کام والدین کی نا فرمانی کے زمرے میں نہیں آئے گا لیکن بنک کے ساتھ حیلہ گری کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے کہ وہ بینک سے اس پراپرٹی کے عوض قرض لے اور قرض واپس کرنے کی نیت نہ ہو، شرعی طور پر اس نیت سے قرض لینا جائز نہیں ہے، ہمارا تو یہ موقف ہے کہ بنک کے ساتھ اس طرح کا مالی معاملہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ بنک کی بنیاد سود لینے اور سود دینے پر ہے، پاکستان میں تمام بنک حکومتی بنک، یعنی سٹیٹ بنک کے ممبر ہوتے ہیں اور حکومتی بنک آگے عالمی بنک یعنی ورلڈ بنک کے ممبر ہوتے ہیں اور سودی کاروبار کرتے ہیں۔ سودی معاملات میں ان سے تعاون کرنا یا ان سے قرض لینے سے یا انہیں قرض دینے کا معاملہ کرنا محل نظر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''نیکی اور پرہیز گاری کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کرو لیکن گناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔'' [1] لہٰذا ہمارا رجحان یہ ہے کہ بنک سے بامر مجبوری تو کوئی مالی معاملہ کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اس کے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے تو بنک کے ساتھ مالی معاملات کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

---

[1] المائدہ: ۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:243

محدث فتویٰ